صراط مستقیم

ناشر

ادارۂ الرّشید دیوبند

۷۸۶

صراط مستقیم

مترجم اردو

از مولانا اسمٰعیل ~~شہید~~ قتیل لعنۃ اللہ علیہ

مولانا اسمٰعیل قتیل لعنت اللہ علیہ

ناشر

ادارہ الرشید دیوبند ضلع سہارنپور

کو دیدہ بازی اور اپنی مجلسوں میں آمد و رفت کرنے سے سخت ممانعت کرتے ہیں اور اپنے قرب و جوار بلکہ محلہ و دیار سے نکلوا دیتے ہیں۔ حتیٰ کہ کام گلوچ اور مار پیٹ تک نوبت پہنچ جاتی ہے مگر وہ عشاقِ مجازی کسی طرح نظر بازی اور معشوقوں کی محفلوں اور مجالس میں آمد و رفت سے باز نہیں آتے بلکہ معشوق کے ہاتھ سے مارا جانے اور یار کے کوچہ میں جان دینے کو اپنا بڑا فخر اور کمالِ عالی ہمتی شمار کرتے ہیں۔ چنانچہ لوگوں کے اشعارِ نظمیہ اور کلمات نثریہ اس امر پر دلالت صریحہ رکھتے ہیں۔ کیا تو دیکھتا نہیں کہ کسی کی نسبت کلام شکایات آمیز زبان پر لانا یا گلہ کا حرف کہنا کس قدر اُس شخص کی رنجش کا سبب ہوتا ہے اور حبِ عقلی کے مقام میں شاکی اور گلہ کرنے والے کو کس نیچے کے مرتبہ میں جا گراتا ہے۔ تاہم اربابِ عشقِ مجازی ایسی حکایات و شکایات کے بیان کرنے میں کسی طرح ضبط نہیں رکھتے بلکہ اپنے کلام کو ایسے مضامین سے رنگین اور مزین بناتے ہیں۔ بالجملہ اس کلام سے ہمارا مقصود حبِ عشقی کی مذمت ہرگز ہرگز نہیں بلکہ حبِ عشقی اور حبِ عقلی میں جو فرق ہے اس کی طرف اشارہ ہے۔

دوسرا افادہ۔ اس حب کے بعض آثار میں سے تفرد ہے یعنی سوائے محبوب کے سب علائق منقطع کر دینے اور طرح طرح کے مشاغل اور رنگا رنگ کے علائق کے ہجوم اور عروض سے تنگدل ہونا اور متفرق امور کے نظم و ترتیب سے حوصلہ کا تنگ ہونا مثلاً سیاست منزلی اور سیاست مدنی اور جماعتوں کی امامت و پیشوائی اور عیدوں و جمعوں کے قائم کرنے اہلِ قرابت وغیرہ ذوی الحقوق کے حق ادا کرنے وغیرہ کی برداشت نہ کرنا اور یہی وجہ ہے کہ تزوج اور خانہ داری سے جو تمام علائق کی اصل ہے عاشق کو نہایت نفرت اور وحشت ہوتی ہے۔

تیسرا افادہ۔ منجملہ آثار حبِ عشقیہ کے اپنے مرشد کے ساتھ استقلالاً اول کا تعلق شدید ہو جاتا ہے یعنی نہ اس لحاظ سے کہ یہ شخص حضرت سبحانہ و تعالیٰ کے فیض کا ذریعہ ہے۔ اور اس کے ہدایت کا واسطہ ہے بلکہ اس حیثیت سے کہ خود مرشد ہی عشق کا متعلق ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اس طریق کے بزرگوں میں سے ایک شخص کا مقولہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ میرے مرشد کی صورت کے سوا کسی اور لباس میں تجلی فرما دے تو البتہ میں اس کی طرف التفات تک نہ کروں گا۔

چوتھا افادہ۔ منجملہ آثار اس حب کے علوم اور طاعات ظاہری سے لاپروائی ہے کیونکہ اُن علوم کا شغل پراگندہ امور کے انتظام و ترتیب کی قسم میں سے ہے اور چونکہ اس کا کام بساطت در بساطت ہے اس لئے ایسے امور کا اشتغال اُس کے کاروبار کو پریشان کر دیتا ہے۔

پانچواں افادہ۔ منجملہ آثار حبِ عشقیہ کے نہ سمجھنا اُس علاقہ کا ہے جو شریعت کے ظاہر اور باطن میں واقع